OPEN ACCESS
Al Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219
ISSN (PRINT): 2707-1200

ARJISH, Vol: 5, Issue: 3,
July to September 2021
DOI: 10.53575/arjish.v5.3(21)u15.159-174
http://www.arjish.com

حضرت مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری کی علمی ودینی خدمات

The Educational and Religious Contributions of Hazrat Molana Sardar Ahmad Chishti Qadri)

Faqir Muhammad[*]
Professor Dr. Matloob Ahmed[**]

Abstract
Hazrat Allama Sardar Ahmad is Pakistani and belongs to Faisalabad. He born on 22 September, 1906 in Diyal Gerh, Gordaspur Hindustan. He established a great Islamic Institute with the name "Mezher-ul-Islam Jamia Rizvia Jhang Bazar Faisalabad. He was great Islamic learned personality, Speaker, Teacher, Sufi Saint, Writer of many books and Faqih who had excellent command on Islamic Jurisprudence and was known by his students and followers as "Mohaddis-i-Azam" Pakistan. He was the son of great personality Choudhry Miran Buksh Chishti. He was also the organizer of "All India Sunni Conference" and took active part in the movement of Pakistan. He produced many Ulamas with full knowledge of Quran, Hadith, Fiqh, Arabic Language and Literature, Islamic history, Ilm-ul-Kalam, Islamic Political, Social, Economic Thoughts. In modern Islamic World, a great number of Ulamas are delivering Islamic teachings and services which have gained their education from the Jamia Rizvia Faisalabad. He was adherent spiritually with Shah Muhammad Taj-al-Haq of Chishti Sufi Order. He died on 29 Dec, 1962 and his Shrine is located in Sunni Rizvi Jamia Masjid JhangBazar, Faisalabad.
Keywords: Diyal Gerh, Learned Personality, Saint, Jurisprudence, Mohaddis-i-Azam, Organiser, Movement, Ulamas, Delivering, Spiritually, Shrine.

مولانا محمد سردار احمد کی علمی ودینی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے اُنہوں نے دین قیم کی تبلیغ واشاعت کے لئے اپنی زندگی وقف کرر کھی تھی وہ ایسے مسیحا تھے جو اُمّت کی بیماریوں کی تشخیص بھی جانتے تھے اور علاج بھی، اُنہوں نے ہزاروں نہیں لاکھوں گم کردہ راہ کو صراطِ مستقیم پر چلایا ۔آپ کو دنیاوی مال ومتاع سے کچھ غرض نہ تھی اُن کا اوڑھنا بچھونا تحصیل وتدریسِ علم تھا۔وہ ایسے مرد قلندر تھے جن کا توکل کامل تھا وہ ایسے صوفی تھے جنہیں تقویٰ کی اعلیٰ منزل حاصل تھی۔ وہ شب وروز عشقِ رسول کے فروغ میں کوشاں رہتے اس سلسلہ میں اُنہوں نے جہاں تحریکی کام کیا وہاں اُنہوں نے تحریری اور تعمیری میدانوں میں بھی کامیابیاں حاصل کیں۔ مولانا مفتی رمضان جامی نے اُن کی دینی خدمات کے عنوان سے روزنامہ ۹۲ نیوز میں مکمل مضمون قلمبند کیا ہے وہ لکھتے ہیں:

"آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا خاصہ یہ تھا کہ آپ نے زندگی بھر عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فروغ اور دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فروغ کے لئے جدوجہد کی۔آپ ایسی شخصیت تھے کہ علماء اور محدثین کی بڑی جماعت تیار کرنے پر اکابرین نے انہیں محدث

[*] M Phil Research Scholar , G.C University Faisalabad.
Email: faqirmfsd@gmail.com
[**] Chairman, Department of Arabic and Islamic Studies University of Faisalabad.
Email: dr.matloobahmed786@yahoo.com

اعظم پاکستان تسلیم کیا۔آپ کی شخصیت میں بڑے کمالات شامل تھے،آپ پیکر رشد و ہدایت، عظیم استاد، سحر بیان خطیب، شریعت اور طریقت کے ماہر، شیخ القرآن والحدیث، جامع معقولات و منقولات تھے۔"(۱)

ولادت باسعادت

مولانا محمد سردار احمد کی ولادت ۱۹۰۴ء بمطابق ۱۳۲۲ھ دیال گڑھ میں ہوئی جو کہ گورداسپور کا مشہور قصبہ ہے۔

"پنجاب یونیورسٹی گزٹ لاہور ۱۹۲۲ء میں آپ کی تاریخ ولادت ۲۲ستمبر ۱۹۰۳ء مرقوم وموجود ہے۔"(۲)

تعلیم

لاہور میں آپ دیال سنگھ کالج میں ایف اے کے امتحان کی تیاری کر رہے تھے اسی دوران لاہور ہیں مولانا حامد رضا خان بریلویؒ نے ایک جلسہ میں شرکت فرمائی آپ اُن کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئے اور بعد ازاں دینی تعلیم کے حصول کے لیے بریلی تشریف لے گئے۔بشیر احمد سیالوی لکھتے ہیں :

کالج کو خیر باد کہا اور معالجِ حقیقی کا دامن تھام لیا اسی ذوقِ طلب میں آپ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان کے ساتھ بریلی پہنچ گئے۔(۳)

مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ اُن اسلاف کی یادگار تھے جو علمِ دین کے حصول کے لئے ہزاروں میل کا سفر کر کے علماء کی خدمت میں حاضر ہوتے اور بھوکے پیاسے شغف علمِ دین میں لگے رہتے آپ نے تحصیل علم کے لئے جس جانفشانی کا مظاہرہ کیا وہ انہیں کا حصہ تھا۔مولانا محمد صادق لکھتے ہیں:

"اِسی محنت اور ذوق وشوق پر حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کے حلقۂ درس میں آپ کی ایک ممتاز حیثیت تھی اور حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کی بھی آپ پر خاص شفقت و نظرِ عنایت تھی۔چنانچہ اجمیر شریف کی مقدس سرزمین پر اس باکمال استاد کی خدمت میں آٹھ سال رہ کر اس ہونہار و نامور شاگرد نے علوم دینیہ میں معقول و منقول کی تکمیل فرمائی۔"(۴)

بریلی میں خدمتِ دین

مولانا محمد سردار احمد سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور تقریباً سولہ سال بریلی میں درس وتدریس فرماتے رہے۔

"حضرت شیخ الحدیث اعلیٰ حضرت کے بڑے صاحبزادے حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان کی زیر سرپرستی جامعہ رضویہ منظر اسلام محلہ سوداگراں میں پانچ سال اور چھوٹے صاحبزادے کے زیر اہتمام جامعہ رضویہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی میں گیارہ سال دینی و تعلیمی خدمات سرانجام دیتے رہے اور مدرسہ میں صدر المدرسین و شیخ الحدیث جیسے بلند پایہ منصب پر فائز رہے۔"(۵)

ساروکی میں خدمتِ دین

مولانا محمد سردار احمد ہجرت کر کے پاکستان آگئے اور ساروکی کو مرکزِ تبلیغ بنایا۔ مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی وزیر آباد میں قیام پذیر تھے انہوں نے آپ کو مستقل طور پر وزیر آباد میں دینی مرکز قائم کرنے کی دعوت دی۔ لیکن انہوں نے ساروکی میں حضرت بلھے شاہ کے دربار کے ساتھ منسلک مدرسہ میں دین کی تبلیغ واشاعت کا کام شروع فرمایا یہیں گوجرانوالہ، وزیر آباد اور مضافات کے دیگر علاقوں سے متلاشیانِ راہ ہدایت آپ کی طرف رجوع کرنے لگے۔

لائل پور میں خدمتِ دین

مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ بریلی کو اپنا مستقل مسکن بنانا چاہتے تھے لیکن تقسیمِ ہند سے آپ کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ کی اس میں کیا حکمت تھی وہی جانے تاہم یہ شرف لائل پور (فیصل آباد) کی سرزمین کے حصہ میں آنا تھا کہ کوئی ایسا مردِ حق آگاہ اور صاحبِ استقامت یہاں آئے اور دین کی تبلیغ واشاعت کا فریضہ سرانجام دے۔ لائل پور آنے کے حوالہ سے مولانا ابوداؤد محمد صادق لکھتے ہیں:

"آپ نے ۱۳٦۸ھ میں اس شہر میں مستقل طور پر جلوہ افروز ہو کر بے سروسامانی کے عالم میں انتہائی مخالفانہ واجنبی ماحول میں دینی تعلیمی خدمات کا سلسلہ شروع فرما کر سُنیت ورضویت و قادریت کا جھنڈا نصب فرمایا اور مخلوقِ خدا کو دعوت دی۔ چنانچہ آپ کی شبانہ روز انتھک کوشش محنت اور خلوص و برکت سے چند ہی دنوں میں لائل پور کی سرزمین عشق ومحبتِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء سے معمور وآباد ہو گئی۔"(٦)

مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے لائل پور یا ساروکی میں مرکز بنانے کے حوالہ سے جگہ کی تعین کے لئے اپنے شیخ کامل مفتی اعظم ہند مصطفےٰ رضا خان بریلوی سے اجازت بذریعہ خط طلب کی تھی جس کا جواب آنے پر لائل پور کو مرکز بنایا تھا۔

فیصل آباد اُن دنوں اپنے تشکیلی مراحل سے گزر رہا تھا چند آبادیاں تھیں مولانا محمد صادق لکھتے ہیں:

"پاکستان کے اکابر علماء ومشائخ اور کراچی کے رئوسا نے آپ کو اپنے ہاں ٹھہرانے اور سلسلہ تدریس جاری رکھنے کی پیشکش کی لیکن آپ کی نظرِ انتخاب لائل پور کی خشک اور سنگلاخ زمین پر پڑی اور آپ نے ۱۳٦۸ھ میں اس شہر میں مستقل طور پر جلوہ افروز ہو کر بے سروسامانی کے عالم میں انتہائی مخالفانہ واجنبی ماحول میں دینی تعلیمی خدمات کا سلسلہ شروع فرمایا۔"(۷)

فیصل آباد میں تعلیم وتدریس

مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فیصل آباد کو اپنی علمی سرگرمیوں کے لئے منتخب کیا اور انتہائی نامساعد حالات میں جذبہ خدمت دین کے تحت تعلیم وتدریس کا کام شروع کر دیا۔

"محلہ سنت پورہ میں شوال ۱۳٦۸ھ جولائی ۱۹۴۹ء میں عارضی طور پر پڑھانا شروع کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ کسی موزوں اور وسیع جگہ کی تلاش شروع کر دی چند دنوں بعد دارالعلوم جامعہ رضویہ فیصل آباد کی شاہی مسجد میں چھت کے بغیر فرش پر درس شروع کر دیا۔"(۸)

زیارت حرمین شریفین

آپ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں پہلی بار بحری جہاز کے ذریعے حج بیت اللہ اور زیارت روضہء رسول کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ مبارک سفر بہت سے اہلِ علم کی ہمراہی میں ہوا جن میں مفتی مظہر اللہ، شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی، مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، مولانا عبدالحامد بدایونی اور دیگر جیّد علماء بھی اس میں شامل تھے۔ آپ نے اس مبارک سفر میں ساڑھے تین ماہ تک حرمین شریفین میں قیام فرمایا اور مسلکِ اہلسنت کا علم بلند کیے رکھا۔

"حرمین طیبین میں آپ کے دن رات عبادات اور طاعات میں گزرتے، تقریباً ہر وقت حرم میں حاضر رہتے اور جگہ جگہ لوگوں کو مسائل سمجھاتے۔(۹)

مولانا محمد سردار احمد نے مدینہ منورہ کے قیام کے ایام میں بخاری شریف کا مکمل دورہ فرمایا۔ آپ نے بخاری کا یہ نسخہ مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کے خلیفہ مولانا ضیاء الدین مدنی سے لیا۔ مولانا عبدالرشید جھنگوی لکھتے ہیں:

"حضور شیخ الحدیث والتفسیر الشاہ ابوالفضل صاحب قبلہ پہلی دفعہ زیارتِ حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا وعنایۃً کے قیام کے ایام میں اصحابِ صُفہ کے مقام پر بخاری شریف کا مکمل ختم فرمایا اور (مدینہ منورہ میں ہی) شیخ المحدثین محمد حافظ تیجانی نے سندِ حدیث حضور ممدوح موصوف کو عنایت فرمائی تھی۔"(۱۰)

دوسرا سفر حج وزیارت

۱۹۵۶ء میں مولانا محمد سردار احمدؒ نے دوسری بار حج بیت اللہ اور زیارت روضہء رسول کا قصد فرمایا اس حوالہ سے گورنمنٹ کو درخواست دی گئی جو منظور ہو گئی حالانکہ ان دنوں درخواست پہلے سال منظور ہونا مشکل ہوتا تھا۔

علماء کو سند حدیث دی

عاشقِ رسول کا سچا جذبہ انہیں ہر میدان میں کامیاب کر رہا تھا۔ اس لیے پہلے حج سے گیارہ برس بعد دوسری بار زیارت کے لیے حرمین جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مکہ مکرمہ میں دیگر عرب ممالک کے محدثین بھی آئے تھے جنہیں آپ نے سند حدیث عطا کی۔ مولانا جلال الدین قادری لکھتے ہیں:

" اس طرح دوسرے ممالک شام، عراق، مصر وغیرہ کے کئی علماء ومشائخ نے آپ سے سند حدیث وسندِ خلافت بھی حاصل کی جن میں مولانا محمد علی حموی، حماہ شام، مولانا محمد طیب دمشقی مدرس جامع مسجد دمشق، مولانا محمد تیسیر دمشقی، مدرس جامع مسجد دمشق، مولانا محمد منیر لطفی، امام جامع المسعود، حماہ شام، مولانا محمد بدر الدین الحسنی الشہیر بالفلاینی مدرس حضور رابطۃ العلماء دمشق، مولانا حسین فہمی الترکی شارع عینیہ الحرجی المدینۃ المنورہ"(۱۱)

بیعت و خلافت

مولانا محمد سردار احمد ۱۹۲۴ء میں زمانہء طالب علمی میں سلسلہ چشتیہ صابریہ کے عظیم بزرگ حضرت خواجہ شاہ سراج الحق چشتی صابری گورداسپوری کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔آپ کے شیخ طریقت کرنال(انڈیا) کے ایک معزز و متمول گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے۔

''آپ ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۴ء میں حضرت شاہ سراج الحق چشتی کے دست مبارکہ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں داخل ہو گئے ان دنوں آپ سکول میں زیر تعلیم تھے۔''(۱۲)

مولانا محمد سردار احمد کو اپنے شیخ طریقت سے گہری عقیدت تھی دوران تعلیم سالانہ تعطیلات اپنے شیخ کامل کی بارگاہ میں گزارتے۔آپ کے شیخ شاہ سراج الحق بھی اپنے مرید صادق پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔مولانا محمد سردار احمد کو سلسلہ چشتیہ کے علاوہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خان اور مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خان اور شیخ المشائخ شاہ علی حسین اشرفی جیلانیؒ سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔مزید برآں آپ کو سلسلہ قادریہ ، برکاتیہ ، نقشبندیہ ، علائیہ صدیقیہ ، سہروردیہ فضلیہ جدیدہ ، چشتیہ نظامیہ قدیمیہ اور کئی دیگر سلاسل کی طرف سے بھی اجازت حاصل تھی۔آپ پر قادریت و رضویت کا رنگ اور غلبہ گہرا تھا آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے اور سینکڑوں خوش قسمت اجازت و خلافت سے مشرّف ہوئے ہیں ۔

آپ کے خلفاء

مولانا محمد سردار احمد جب کسی کو اپنے حلقۂ بیعت میں شامل کرتے تو اُسے ارکان اسلام کی پابندی، مذہب اہلسنّت سے تمسّک اور باطل فرقوں سے دُور رہنے کی تاکید فرماتے۔اپنے مریدوں کو شر نفس، شر دنیا سے بچنے اور ان کے دین و مال کی حفاظت کے لئے مسنون دعائیں پڑھنے کی اجازت و ہدایت فرماتے تھے جو مرید روحانی منازل میں ترقی کرتا اسے قصیدہ بردہ شریف، قصیدہ غوثیہ، دلائل الخیرات، حزب البحر اور دیگر اوراد و اشغال کی اجازت عطا فرماتے اور جو حضرات علم و عمل میں رسوخ حاصل کر لیتے اور معیار شریعت و طریقت پر پورے اترتے انہیں اپنے سلاسل کی اجازت و خلافت عطا فرماتے۔

آپ کے خلفاء کثیر تعداد میں ہیں چند مشہور خلفاء کے اسمائے گرامی یہ ہیں : حضرت مولانا قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی (خلف اکبر) ، شیخ الحدیث شارح بخاری علامہ غلام رسول رضوی فیصل آباد، شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عبدالرشید رضوی جھنگ، حافظ الحدیث مولانا سید محمد جلال الدین شاہ صاحب بھکھی، مولانا الحاج ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی گوجرانوالہ، مولانا حافظ احسان الحق قادری رضوی فیصل آباد، مولانا مفتی ابو سعید محمد امین فیصل آباد، مولانا سید محمد زاہد علی شاہ فیصل آباد، مولانا سید محمد اکبر جان سوات، مولانا محمد تیسیر دمشقی مدرس جامع مسجد دمشق، مولانا محمد منیر لطفی امام جامع المسعود حماۃ شام، مولانا محمد بدر الدین الحسنی الشہیر بالفلاینی مدرس و حضور رابطۃ العلماء دمشق، مولانا حسین فہمی الترکی شارع عینیہ المخرجی المدینۃ المنورہ(۱۳)

تنظیم المدارس کی سرپرستی

مولانا محمد سردار احمد تنظیم المدارس اہلسنت کے سرپرست ممبران میں شامل رہے ہیں۔لاہور سے پہلے اس کا مرکزی دفتر مدرسہ انوار العلوم ملتان میں قائم کیا گیا تھا اور صدر تنظیم المدارس سید احمد سعید کاظمیؒ تھے۔اس حوالہ سے ماہنامہ ''السعید''ملتان میں رُوداد شائع کی گئی۔

''مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۶۰ء کو زیر صدارت حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید شاہ صاحب صدر تنظیم المدارس الاسلامیہ پاکستان بمقام دفتر مدرسہ انوار العلوم ملتان مجلس شوریٰ (تنظیم المدارس الاسلامیہ پاکستان) کا اجلاس منعقد ہوا جس میں اراکین نے شرکت فرمائی اور حسبِ ذیل حضرات سرپرست مقرر کیے گئے۔

حضرت قبلہ علامہ ابوالحسنات دامت برکاتہم العالیہ لاہور

حضرت قبلہ علامہ ابوالبرکات صاحب مد ظلہم العالی لاہور

حضرت شیخ الاسلام خواجہ پیر محمد قمرالدین صاحب سیال شریف

حضرت قبلہ شیخ الحدیث مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد لائلپور(۱۴)

عشقِ رسول ﷺ

مولانا محمد سردار احمد یوں تو جامع کمالات شخصیت تھے لیکن آپ کی سب سے نمایاں خصوصیت آپ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے والہانہ عشق تھا،ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کی روحانی غذا تھا۔نعتِ حبیبِ کبریا آپ کے لیے سامانِ سرور وشادمانی تھا،ذکرِ حبیب منبر و محراب اور جلسہ و جلوس تک محدود نہ تھا بلکہ سفر و حضر میں ہر جگہ زبان پر نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جاری رہتی ۔مولانا فضل رسول رضوی لکھتے ہیں:

''آپ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اس درجہ مستغرق تھے کہ درسِ حدیث کے دوران جب محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احوال مبارکہ کا بیان ہوتا تو آپ بے اختیار ان احوالِ مقدسہ کا مظہر بن جایا کرتے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رونے کا ذکر ہوتا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔(۱۵)

اتباعِ سُنّت

مولانا محمد سردار احمدؒ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنتوں پر عمل پیرا ہونے کی خود بھی کوشش کرتے اور دوسروں کو بھی سُنت مصطفیٰ کے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین فرماتے۔وہ شریعت وسُنّت سے ہٹ کر کوئی بھی کام نہ خود کرتے اور نہ اپنے متبعین کو کرنے دیتے اُن کا ہر قول و عمل حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنتوں کی عملی تصویر نظر آتا ہے۔

احترام سادات

ہر اہلِ محبت اپنے محبوب سے منسوب ہر چیز کو محبوب رکھتا ہے۔سادات میں خونِ رسول گردش کناں ہے یہ نوری گھرانہ اپنے جد امجد کی

نسبت سے تمام شعوب و قبائل پر فوقیت رکھتا ہے۔ مولانا محمد سردار احمدؒ سچے عاشقِ رسول تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ہر شخصیت اور ہر جگہ و مقام سے محبت رکھتے تھے۔آپ بالخصوص سادات کرام کا بہت احترام کرتے تھے۔سادات طلباء سے خصوصی محبت فرماتے اور ان سے کوئی خدمت نہ لیتے تھے۔ مفتی محمد امین بیان کرتے ہیں : فقیر نے اپنی لائل پور کی پوری زندگی میں سیدی محدث اعظم پاکستانؒ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی سید طالب علم سے فرمایا ہو، مجھے بازار سے فلاں چیز لادو یا مجھے فلاں چیز پکڑادو۔

اسی طرح سادات کو ہر تقریب میں تبرک سے دوہرا حصہ دیا جاتا۔آپ سادات کرام کے وسیلہ سے دعا کرتے۔ایک مرتبہ فیصل آباد میں بارش نہ ہوئی تو آپ نے جمعہ کے بعد فرمایا۔ حاضرین میں سے جو سادات کرام ہیں وہ آگے تشریف لے آئیں۔ چند حضرات آگے آ گئے آپ نے ان میں سے ہر ایک کا دامن تھام کر بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگی کہ اپنے حبیب پاک کی اولاد کے صدقے بارانِ رحمت نازل فرما۔ دعا کے بعد لوگ ابھی گھروں کو نہیں پہنچے تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔

اولیاء کرام سے محبّت

مولانا محمد سردار احمدؒ چشتی، صابری اور قادری نسبتیں رکھتے تھے وہ عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ شیخ طریقت بھی تھے اُن کی اولیائے کرام سے عقیدت و محبت کے کئی واقعات اُن کی سوانحی کتب میں مرقوم ہیں :اجمیر شریف میں مدرسہ معینیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران ۸ سال تک خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کی درگاہ کی مستقل حاضری رہی۔آپ اولیائے کاملین سے بہت محبت و عقیدت رکھتے تھے اور تمام بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضر ہوتے بالخصوص حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے ساتھ اُن کی عقیدت و محبت ضرب المثل ہے۔اُنہیں زندگی میں دینی دنیوی مشکل پیش آتی تو وہ حضرت داتا گنج بخشؒ کے دربار میں حاضر ہو جاتے۔آپ اپنے تلامذہ مریدین اور متعلقین سے فرمایا کرتے تھے کہ مزار داتا صاحب پر پابندی سے حاضری دیا کرو۔کچھ زیادہ دیر وہاں پڑھنا یا لمبی دعا ضروری نہیں ۔کیونکہ حاضری دینے والے کی طرف کسی نہ کسی روز صاحبِ مزار کی توجہ ضرور ہو جاتی ہے مثال دے کر سمجھایا کرتے کہ بادشاہ کے دربار میں ایک شخص روزانہ صرف حاضری دے کر واپس چلا جائے تو بادشاہ کو ایک دن خود بخود خیال آجاتا ہے کہ یہ شخص روزانہ حاضری دیتا ہے اور چلا جاتا ہے یہ خیال کر کے بادشاہ خود اُس سے پوچھ لیتا ہے کہ تم کس مقصد کے لیے آتے ہو۔

"مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی بیان کرتے ہیں :کہ ایک روز آپ نے مجھے مخاطب کر کے اسی نوعیت کی ہدایت فرمائی۔ میری کمزوری یہ تھی کہ جب میں داتا صاحب حاضر ہوتا تو تلاوت اور دعا میں زیادہ وقت صرف کرتا مگر دوبارہ حاضری کے لیے جلد زیادہ وقت نہ نکال سکتا تھا اس لیے تاخیر ہو جاتی۔"(۱۶)

مولانا محمد سردار احمدؒ کو حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری علیہ الرحمۃ اور اُوچ شریف میں مدفون دیگر بزرگانِ دین سے بہت عقیدت تھی وہ اس کا اظہار وقتاً فوقتاً فرماتے رہتے۔

علالت

مسلسل محنت اور دن رات کی متواتر تدریس و تبلیغ سے آپ کی طبیعت کمزور ہوتی چلی گئی۔آپ نقاہت کے عالم میں بھی صبح سے ظہر اور ظہر سے عصر تک معمول کی تدریس کے علاوہ نمازِ عشاء کے بعد بھی رات گئے تک تدریس کا سلسلہ جاری رکھتے۔اس طرح بلڈ پریشر اور ذیابیطس سے ضعف بڑھتا گیا۔۲۵صفر ۱۳۸۱ھ ۸اگست ۱۹۶۱ء کو عرس اعلیٰ حضرت کے موقعہ پر آپ بڑی مشکل سے جلسہ گاہ تک تشریف لا سکے۔
آپ کی علالت طبع اور کمزوری کو دیکھ کر علماء و مشائخ اور تلامذہ نے آپ کو تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے مری،ایبٹ آباد وغیرہ سرد علاقوں میں جانے کا مشورہ دیا چنانچہ آپ ستمبر ۱۹۶۱ء میں ایبٹ آباد،ہری پور تشریف لے گئے۔ہری پور قیام کے دوران آپ کی صحت بہتر ہوگئی۔آپ واپس فیصل آباد تشریف لے آئے۔آپ نے ۲۴تا۲۶نومبر کو عرس امام اعظم کا عظیم الشان جلسہ منعقد کروایا جس میں ملک کے طول و عرض سے علماء و مشائخ کے علاوہ کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔یہ جلسہ فیصل آباد کی تاریخ میں ایک فقید المثال اجتماع تھا۔آپ نے افاقہ ہونے پر درس حدیث کا سلسلہ پھر شروع کردیا۔نقاہت اور ڈاکٹروں کے منع کرنے کے باوجود بھی آپ نے پھر چند ماہ درس حدیث دیا۔علالت و نقاہت کے باعث یہ سلسلہ زیادہ دیر تک جاری نہ رہ سکا۔چند دن گزارنے کے بعد علماء اور احباب کراچی کی استدعا پر آپ دوبارہ کراچی علاج کے لئے جانے پر رضامند ہوگئے۔آپ ۱۹اکتوبر ۱۹۶۲ء کو کراچی گئے جہاں عالمگیر روڈ پر کیپٹن ڈاکٹر عبدالغنی صدیقی اور ڈاکٹر کرنل شاہ علاج کرتے رہے۔کراچی قیام کے دوران اکابر علماء ومشائخ آپ کی تیمارداری کے لئے آتے رہے۔

وصال

۲۳ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار تک آپ کی طبیعت میں بہتری کے آثار نمایاں تھے نماز عصر کے لئے وضو فرمانے لگے تو طبیعت میں ضعف محسوس ہونے لگا۔۲۷رجب کو کمزوری زیادہ بڑھ گئی اور ۲۹رجب کو استغراقی کیفیت طاری ہوگئی آپ نے دونوں ہاتھ باندھے ہوئے تھے اور اللہ ہو اللہ ہو ہر سانس کے ساتھ جاری تھا آپ نے آنکھیں کھول کر علماء وخدام سے کہا کہ یاسلامُ کا کثرت سے ورد کیا جائے اور آپ کے بھی ہر سانس کے ساتھ اللہ ہُو اللہ ہُو کی آوازیں مسلسل آرہی تھیں یکم شعبان ۱۳۸۲ھ بمطابق ۱۹دسمبر ۱۹۶۲ء ہفتہ کی درمیانی رات ایک بج کر چالیس منٹ پر یہ آفتابِ علم وفضل اللہ ہُو کی صدائوں کے ساتھ دُنیا کی نظروں سے غروب ہوگیا۔
فیصل آباد ریلوے اسٹیشن پر ہزاروں عقیدت مندوں نے آپ کے جسدِ خاکی کا تابوت وصول کیا بعدازاں یہ اجتماع ہزاروں سے بڑھ کر لاکھوں تک جا پہنچا۔آپ کے تابوت پر انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی تھی۔مولانا افضل کوٹلوی لکھتے ہیں:
"اچانک انوار و تجلیات کی بارش میں اضافہ ہوگیا،سرکلر روڈ پر پہنچ کر ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں افراد نے (محسوس نور) کی بارش دیکھی۔نور کی اس بارش کو دیکھنے والے اپنے بھی تھے اور بیگانے بھی۔"(۱۷)
مولانا محمد سردار احمدؒ کے وصال پر ملک اور بیرون ملک کے اخبارات و رسائل نے آپ کے وصال پر خبریں اور علماء و مشائخ کے تاثرات و مضامین شائع کیے۔

"آپ کی عقیدت کا حلقہ کس قدر وسیع تھا، اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے نمازِ جنازہ میں شرکت کرنے والوں میں اکابر علماء ومشائخ بھی تھے۔ لائل پور نے اس سے پیشتر نمازِ جنازہ کا ایسا ایمان پرور منظر نہیں دیکھا تھا۔"(۱۸)

اولاد امجاد

مولانا محمد سردار احمد کو اللہ تعالیٰ نے چار صاحبزادے اور چھ صاحبزادیاں عطا فرمائیں ۔ صاحبزادگان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں :(۱) محمد فضل رسول(۲) محمد فضل رحیم(۳) محمد فضل احمد رضا(۴) محمد فضل کریم۔ صاحبزادہ محمد فضل رحیم کا بچپن میں ہی انتقال ہوگیا تھا جبکہ تینوں صاحبزادگان اور چھ صاحبزادیاں مولانا محمد سردار احمد کے وصال کے وقت بقیدِ حیات تھیں ۔

مولانا محمد سردار احمد کے تلامذہ

مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے درس وتدریس کا آغاز جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی سے کیا اور آپ کی مسلسل محنتِ شاقہ سے دُور دراز سے طلباء دار العلوم بریلی میں آنے لگے آپ نے تقریباً ۱۵ سال درس وتدریس کا فریضہ سرانجام دیا۔ قیام پاکستان کے بعد سارو کی وزیرآباد میں تدریس کا آغاز کیا، بعدازاں فیصل آباد میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام کی بنیاد رکھی اور درس نظامی کے ساتھ ساتھ دورہ حدیث شریف کا اہتمام کیا۔ قیامِ پاکستان سے قبل اور بعد میں ہزاروں کی تعداد میں طلباء آپ سے فیضیاب ہوئے اور آپ کے حلقہء تلامذہ میں شامل رہے جن میں سے چند تلامذہ کے اسماء یہ ہیں:

علامہ مولانا مفتی صاحبزادہ ریحان رضا خان بریلی، علامہ مولانا مفتی صاحبزادہ تحسین رضا خان، بریلی، علامہ مولانا شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی، علامہ مولانا سید جلال الدین شاہ بھکھی، علامہ مولانا سید یعقوب شاہ گجرات، علامہ مولانا عبد المصطفیٰ الازہری کراچی، علامہ مولانا مفتی وقار الدین قادری، کراچی، علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی بہاولپور، علامہ مولانا عبد الکریم ابدالوی خانقاہ ڈوگراں، علامہ مولانا عبد القادر احمد آبادی علامہ مولانا عبد الوہاب صدیقی۔ علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق گوجرانوالہ(۱۹)

مولانا محمد سردار احمد کی دینی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے اُنہوں نے دین قیم کی تبلیغ واشاعت کے لئے اپنی زندگی وقف کررکھی تھی وہ ایسے مسیحا تھے جو اُمّت کی بیماریوں کی تشخیص بھی جانتے تھے اور علاج بھی، اُنہوں نے ہزاروں نہیں لاکھوں گم کردہ راہ کو صراطِ مستقیم پر چلایا۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا خاصہ یہ تھا کہ آپ نے زندگی بھر عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فروغ اور دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فروغ کے لئے جدوجہد کی۔ آپ ایسی شخصیت تھے کہ علماء اور محدثین کی بڑی جماعت تیار کرنے پر اکابرین نے انہیں محدث اعظمِ پاکستان تسلیم کیا۔"(۲۰)

مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ اُن اصحابِ علم وفضل میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ اور اُس کے دین کے لئے وقف کر رکھی ہوتی ہے اگر ہم مولانا محمد سردار احمد کی زندگی کا جائزہ لیں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ آپ کی زندگی کا مقصدِ وحید خدمتِ دین اور للہیت تھا۔

دار العلوم بریلی میں تدریس

مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ حصولِ علم کے لئے ۱۹۲۲ء میں لاہور سے بریلی چلے گئے اور آٹھ سال تک بریلی اور اجمیر شریف میں علم حاصل کر کے اہل سُنّت کے سب سے مقتدر دار العلوم منظر اسلام میں تدریس کے لئے آ گئے اور اپنی خداداد صلاحیتوں کی بدولت ترقی کر کے صدر المدرسین ہو گئے۔

''بریلی میں آپ جامعہ رضویہ کے صدر مدرس اور شیخ الحدیث کے بلند پایہ منصب پر تعینات رہے قیام بریلی میں آپ شاہ مصطفی رضا خان کے ساتھ حج کے لیے بھی گئے۔''(۲۱)

مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے شباب سے ہی اُن علماء میں شمار ہوتے تھے جن کو تعلیم و تدریس میں کامل سمجھا جاتا تھا آپ نے درس نظامی کی تکمیل کرنے والے طلباء کے لئے بریلی ہی میں دورہ حدیث کا آغاز کر دیا۔ مولانا محمد معین الدین شافعی لکھتے ہیں:

''دار العلوم مظہر اسلام بریلی میں محدث اعظم نے علوم و فنون کی کتابوں کے علاوہ صحاح ستہ کا درس شروع کر دیا ہر سال تیس چالیس طلباء دورۂ حدیث مکمل کر کے سندِ فراغت حاصل کرتے۔''(۲۲)

اندازِ تدریس

مولانا محمد سردار احمد کا اندازِ تدریس دیگر علماء سے جداگانہ تھا آپ جب کتب پڑھاتے تو انتہائی ادب کے ساتھ تشریف فرما ہوتے۔ آپ کی گفتگو سے آپ کی علمی استعداد جھلکتی نظر آتی، طلبہ ہمہ تن گوش ہو کر آپ کی گفتگو سماعت کرتے۔ ڈاکٹر اسحاق قریشی لکھتے ہیں: ''بارہا مسندِ تدریس سجی دیکھی ایک نصف دائرہ میں طلبہ کندھے سے کندھا جوڑے صف بستہ سامنے حضرت شیخ الحدیث ادب و احترام کی تصویر بنے موضوع کے تقدس کا عملی اظہار بن کر تشریف فرما ہوتے۔۔''(۲۳)

عظیم محدث

مولانا محمد سردار احمدؒ علوم و فنون کے جامع تھے انہیں علم تفسیر، علمِ حدیث، ادب، منطق، مناظرہ، یں ید طولیٰ اور بالخصوص علمِ حدیث یں کمال حاصل تھا۔ مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی تدریسِ حدیث کے لئے وقف کر رکھی تھی بایں وجہ آپ کو ''محدثِ اعظم'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ دار العلوم مظہر اسلام بریلی میں درسِ حدیث دیتے رہے جب پاکستان وجود میں آیا تو آپ نے دار العلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں درسِ حدیث کا اہتمام فرمایا۔

''محدثین کی تصریح کے مطابق حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ ان تمام علوم میں کمال مہارت رکھتے تھے جو حدیث فہمی کے لئے لازمی ہیں۔ کم و بیش آٹھ برس تک اجلہ اساتذہ کی خدمت میں رہ کر اکتسابِ فیض فرمایا۔(۲۴)

آپ کے اندازِ تدریس کے حوالہ سے ڈاکٹر اسحاق قریشی لکھتے ہیں:

''ان گنت سامعین دم بخود کہ ایک آواز گونج رہی تھی جس میں عشق رسول کا امرت گھلا ہوتا۔ لفظ سماعت پر یوں دستک دیتے جیسے آبشار کی

پھوار پڑ رہی ہو۔ لہجے کا زیر و بم پہاڑی ندی کے خروش کا آئینہ دار ہوتا۔(۲۵)

مولانا جلال الدین لکھتے ہیں : ''آپ کا درسِ حدیث اس قدر موئثر اور مبارک ہوتا کہ سب سے زیادہ طالبان حدیث آپ کے حلقۂ درس میں شامل ہوتے محتاط اندازے کے مطابق پچیس برس میں ساڑھے چھ سو سے زائد فضلاء نے آپ سے حدیث پڑھی۔(۲۶)

مولانا محمد سردار احمد کی علومِ حدیث پر گہری نگاہ تھی یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے اپنی مطالعاتی کتبِ حدیث پر جگہ جگہ تعلیقات و حواشی تحریر کئے ہیں ۔ان حواشی میں آپ کا حدیث پر تعمقِ نظر واضح طور پر نظر آتا ہے

اِن علمی حواشی و تعلیقات میں سے تین حواشی ''محدث اعظم کے تین نادر حاشیے اور رضوی تشریحات'' کے عنوان سے شائع ہو چکی ہے اِس کتاب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدائشی نبی ہونے پر آپ کی محققانہ تحریر شامل کی گئی ہے۔ مسئلہ سماع موتی، علمِ مصطفیٰ کی وسعت کے حوالہ سے آپ کے حواشی و تعلیقات کو آسان پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ مولانا جلال الدین لکھتے ہیں:

''حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ دورانِ تدریس، زیر تدریس کتبِ احادیث متداول کتب کے علاوہ نادر شرحوں کا بھی مطالعہ فرماتے اسی مطالعہ کے دوران علمی اختلافی مسائل میں حاصل شدہ دلائل کو زیر مطالعہ کتب میں تحریر فرما دیتے۔''(۲۷)

مولانا محمد سردار احمد جہاں علوم احادیث میں طلباء کی رہنمائی کرتے تھے وہیں احادیث نبویہ سے مسلکِ اہل سُنّت کے مسائل کی تخریج بھی کرتے تھے۔آپ کے سامنے ایسے لوگوں کی شروحات حدیث بھی تھیں جو اُنہوں نے اپنے آقائوں کو خوش کرنے کے لئے لکھی تھیں اس لئے آپ ساتھ ہی ساتھ اُن کا ردِ بلیغ بھی کرتے جاتے۔

''مردِ حق آگاہ حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ نے حالات کی نزاکت کو ابتداء ہی میں محسوس کر لیا تھا۔اس صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام توانائیاں وقف ہو گئیں حالات کے رد عمل کے طور پر آپ کی تدریسِ حدیث، عشق مصطفیٰ کو عام کرنے کی تحریک کی صورت اختیار کر گئی۔''(۲۸)

مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ حدیث پڑھاتے تو آدابِ رسالت کا خاص خیال رکھتے اس سلسلہ میں بے ادبی ہر گز برداشت نہ کرتے اِن ہی خصوصیات کی وجہ سے آپ کو شیخ الحدیث اور محدث اعظم کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔

تحقیق و تصنیف

مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے کس قدر کٹھن حالات میں خدمتِ دین کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔آپ حصولِ علم کے لئے کئی سال تک اہلِ خانہ سے دُور رہے۔ درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد اُستاد گرامی کے حکم سے بریلی شریف میں انتہائی نامساعد حالات میں تدریس و تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔

مولانا جلال الدین لکھتے ہیں:

''درس وتدریس، وعظ و تبلیغ ،رُشد وہدایت کی مصروفیات اس قدر زیادہ تھیں کہ حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کے لئے تصنیف وتالیف

کی طرف متوجہ ہونا آسان نہ تھا۔ مظہر اسلام بریلی کی تدریس کے دوران ہندو مسلم فسادات اس نہج پر پہنچ چکے تھے کہ اساتذہ طلبہ کی جان و مال وآبرو ہر وقت خطرے میں رہتی۔"(۲۹)

مولانا جلال الدین لکھتے ہیں:

"آپ صاحبِ کثیر التصانیف ہیں آپ کی تصانیف (اُردو عربی) اپنے موضوعات پر محققانہ ہیں آپ کی تصانیف میں تفسیر، شروحِ احادیث، فقہ، کلام، عقائد، فضائل کے علاوہ رد مذاہب سبھی موضوعات شامل ہیں۔ آپ کی غیر مطبوعہ تصانیف آپ کے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہیں۔"(۳۰)

مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ اُن نادر روزگار شخصیات میں سے ہیں جنہوں نے ہر شعبۂ زندگی میں کامیابیاں سمیٹی ہیں تحقیق و تصنیف کے میدان میں اُن کے کارہائے نمایاں تاریخ کے سینے پر چمک رہے ہیں ان کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب کے نام یہ ہیں:

۱۔ اسلامی قانونِ وراثت

۲۔ موت کا پیغام

۳۔ تبصرہ مذہبی بر تذکرہ مشرقی

۴۔ سیّدنا امیر معاویہ

۵۔ حواشی وافادات بخاری

۶۔ فتاویٰ امجدیہ کی تدوین

۷۔ فتاویٰ محدث اعظم پاکستان

۸۔ آیت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ الخ پر تقریر

۹۔ علومِ خمسہ کا بیان اور ثبوت (عربی)

۱۰۔ علم مصطفیٰ احادیث سے (عربی)

۱۱۔ آنے والے فتنوں کی پیشگوئی، حضور کی زبانی (عربی)

۱۲۔ حقیقتِ محمدیہ کی تحقیق (عربی)

۱۳۔ عصمتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام (عربی)

۱۴۔ تفسیر کلمہ طیبہ

۱۵۔ حجیت حدیث

۱۶۔ فوائدِ خصائص کبریٰ (جلد اول)

۱۷۔ فضائل صحابہ کرام علیہم الرضوان (عربی)

۱۸۔ فضائل کعبہ مکرمہ (عربی)

۱۹۔ فضائل مدینہ منورہ (عربی)

۲۰۔ فضائل حج (عربی)

۲۱۔ حج کی دعائوں اور ارکان کا بیان

۲۲۔ لیلۃ القدر کے فضائل (عربی)

۲۳۔ رؤیت ہلال کے احکام (اردو)

اگرچہ ان مسودات میں ضخیم کتابیں کم ہیں تاہم ہر موضوع پر دلائل اور اندازِ تحریر بڑی بڑی کتب سے بے نیاز کر دیتے ہیں ۔(۳۱)

عظیم مقرر ومناظر

مولانا محمد سردار احمدؒ کے اساتذہ میں وہ صاحب کمال بزرگ تھے جنہیں علوم دینیہ پر کمال دسترس حاصل تھی۔ اُن سب نے اپنے ہونہار شاگرد کے علمی ذوق کو دیکھتے ہوئے خوب خوب نوازا۔ اساتذہ نے اس ہشت پہلو ہیرے کو اس طرح تراشا کہ جس کے ہر پہلو سے ایسے رنگ نمایاں ہوئے جو آنکھوں کو خیرہ کر رہے ہیں۔ آپ نے میدان مناظرہ میں بھی عظیم فتوحات حاصل کیں۔

اجمیر شریف میں زمانہ طالب علمی میں آپ اپنے ہم درس ساتھی کے ساتھ مناظرہ کی مشق میں مصروف تھے اور علمی وعقلی استعداد کو استعمال کرتے ہوئے زبردست دلائل سے اپنے مؤقف کے حق میں اور مخالف کے اعتراضات کا جواب دے رہے تھے، صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی یہ سب کاروائی باہر کھڑے ملاحظہ فرمارہے تھے۔ جب اس کاروائی کا اختتام ہوا تو آپ نے آگے بڑھ کر آپ کو سینے سے لگالیا۔ پیشانی پر بوسہ دیا اور مزید ترقی درجات کی دعا دی۔"(۳۲)

آپ کے بہت سے مناظروں کا احوال مولانا جلال الدین قادری نے تحریر کیا ہے جن میں آپ نے مخالفین کو نہ صرف لاجواب کیا بلکہ کئی مناظروں میں مخالفین کو ان کے عقائد سے تائب بھی کیا۔

تحریکِ ختمِ نبوت

مولانا محمد سردار احمدؒ کی زندگی عملی جدوجہد سے عبارت ہے انہوں نے تحریکِ پاکستان میں لوگوں کو مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع کیا اور مسلمانوں کو تحریکِ پاکستان میں منظم کیا۔ پاکستان بننے کے بعد جہاں دارالعلوم جامعہ رضویہ کی بنیاد رکھی وہیں انہوں نے ناموسِ رسالت اور حقوق اہلسنت کے حوالہ سے کئی تنظیمات قائم کیں اور تحاریک میں قائدانہ کردار ادا کیا۔

"شیخ الحدیث اپنے اٹل فیصلہ پر نہایت خود اعتمادی کے ساتھ عمل پیرا ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم غیروں کے ساتھ اشتراکِ عمل کو مناسب خیال نہیں کرتے۔ ہم مطالبات کی پوری حمایت کرتے ہیں مگر گرفتاریاں اپنے پلیٹ فارم سے دیں گے اور دوسرے اپنے پلیٹ فارم سے

گرفتاریاں دیں ناموسِ رسالت کی حفاظت کے لیے ہمارے لیے اپنے خون کا آخری قطرہ بہانا ہمارے واسطے باعثِ فخر و مباہات ہے مگر ہم اہانتِ مصطفٰےصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کرنے والوں سے اشتراکِ عمل کسی طرح بھی پسند نہیں کریں گے۔ چنانچہ اپنے اس فیصلہ پر آخر دم تک ڈٹے رہے اور جامعہ رضویہ کے پلیٹ فارم سے گرفتاریاں جاری رہیں۔"(۳۳)

تحریکِ نظام مصطفٰی

۱۹۷۷ء میں اسلامی جمہوری اتحاد نے حکومت کے خلاف تحریکِ نظامِ مصطفٰی شروع کی تو فیصل آباد جامعہ رضویہ مظہر اسلام کو مرکزیت حاصل ہوگئی۔ اس تحریک کا مقصد ملک میں نفاذ شریعت تھا ملک پاکستان کی تشکیل ہی کلمہ کے نام پر ہوئی تھی اور ہر مسلمان کا نعرہ تھا" پاکستان کا مطلب کیا" لَاالٰہَ اِلَّااللہ" اس لئے لوگوں میں یہ جذبہ موجود تھا کہ ملک میں نظامِ مصطفٰے نافذ کیا جائے جبکہ ملک میں غیر ملکی طاقتوں کے اشارے پر بننے والی حکومتیں اس کی مخالف تھیں اور ملک میں سوشلزم اور کمیونزم لانے کی کوشش میں تھیں اِن حالات میں تحریک نظام مصطفٰے کو زبردست پذیرائی حاصل ہوئی۔ مولانا محمد سردار احمد کے تینوں صاحبزادگان اس تحریک کی رُوحِ رواں تھے اور حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن میں رہبری کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔

مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات پر اہلِ علم نے خراجِ عقیدت پیش کیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اُن کی شخصیت کسی تعارف و تبصرہ کی محتاج نہیں ہے اُنہوں نے اپنی زندگی دین کے لئے وقف کر رکھی تھی اور اپنے آخری سانس تک اس پر استقامت رکھی۔

حوالہ جات

۱۔ جامی، محمد رمضان، مفتی، محمد سردار احمد کی دینی خدمات، روزنامہ ۹۲ نیوز، خصوصی اشاعت، ۲۷ اپریل ۲۰۱۷

۲۔ رضوی، محمد حسن علی، امام اہلسنت محدث اعظم، فیصل آباد، جامعہ شیخ الحدیث، س ن، ص ۴

۳۔ سیالوی، بشیر احمد،، نائب اعلیٰ حضرت، فیصل آباد، رضوی کتب خانہ، س ن، ص ۱۰

۴۔ ماہنامہ نوری کرن بریلی ۱۹۶۳ء ص ۵۵

۵۔ مختصر تعارف مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ، ضمیمہ اشاعت ۲۰۱۱ء، جامعہ رضویہ فیصل آباد، ص ۱۲

۶۔ ماہنامہ نوری کرن بریلی ۱۹۶۳ء، ص ۵۶

۷۔ ماہنامہ نوری کرن بریلی ۱۹۶۳ء ص: ۵۶

۸۔ قادری، جلال الدین، محدث اعظم پاکستان، ص ۲۷۵/۱

۹۔ عطاء الرحمٰن، حافظ، حیاتِ محدث اعظم، ص ۲۰۶

۱۰۔ محدث اعظم پاکستان، فیصل آباد، محدث اعظم فائونڈیشن، فیصل آباد، س ن ص ۱۲

۱۱۔ قادری، جلال الدین، محدث اعظم پاکستان، ۲۲۰/۲۔۲۲۱

۱۲۔ قادری، محمد جلال الدین، مولانا، محدث اعظم پاکستان ص ۶۷/۲

۱۳۔ عطاء الرحمٰن، حافظ، حیات محدث اعظم، ص ۳۷۵۔۳۷۷

۱۴۔روداد مجلسِ شوریٰ تنظیم الاسلامیہ پاکستان ماہنامہ السعید ملتان جون ۱۹۶۰ء جلد ۲ شمارہ ۳

۱۵۔فضل رسول رضوی، مولانا، محدث اعظم کے تین نادر حاشیے اور رضوی تشریحات، فیصل آباد، جامعہ شیخ الحدیث، س ن، ص ۶

۱۶۔شرف قادری، عبدالحکیم، تذکرہ اکابر اہلسنت، لاہور، کتب خانہ امام احمد رضا، س ن، ص ۱۵۱

۱۷۔افضل کوٹلوی، مولانا، نائب اعلیٰ حضرت، ص ۳۶

۱۸۔روزنامہ نئی دُنیا دہلی ۱۲ مارچ ۱۹۶۳ء

۱۹۔فیض رسول، قاضی، مولانا محمد سردار احمد رضوی، روزنامہ ۹۲ نیوز ۱۴ اپریل ۲۰۱۸ء

۲۰۔جامی، محمد رمضان، مفتی، محمد سردار احمد کی دینی خدمات، روزنامہ ۹۲ نیوز، خصوصی اشاعت، ۲۷ اپریل ۲۰۱۷

۲۱۔امیر سلطان چشتی، گلستان اولیاء، فیصل آباد، چشتی کتب خانہ، ۱۹۸۶ء، ص ۸۹

۲۲۔ قادری، جلال الدین، محدث اعظم پاکستان، ص ۱/۲۷۳

۲۳۔ماہنامہ نوری کرن، مارچ اپریل ۱۹۶۳ء (محدث اعظم نمبر) ص ۷۸

۲۴۔ قادری، جلال الدین، محدث اعظم پاکستان، ص ۱/۲۸۴

۲۵۔ماہنامہ نوری کرن، مارچ اپریل ۱۹۶۳ء (محدث اعظم نمبر) ص ۳۳

۲۶۔ قادری، جلال الدین، محدث اعظم پاکستان، ص ۲۸۴

۲۷۔ایضاً، ص ۱/۲۹۰

۲۸۔ایضاً، ۱/۳۰۹

۲۹۔ایضاً، ۱/۳۲۱

۳۰۔ایضاً، ۱/۳۲۲

۳۱۔ قادری، عطاء الرحمٰن، حافظ، حیات محدث اعظم، ص ۱۳۹۔۱۴۱

۳۲۔تعارف محدث اعظم پاکستان، فیصل آباد، محدث اعظم فائونڈیشن، س ن، ص ۱۰

۳۳۔بشیر احمد سیالوی، مولانا، نائب اعلیٰ حضرت، فیصل آباد، رضوی کتب خانہ، س ن، ص ۵۹۔۶۰

References

1. Jami,Muhammad Ramzan, mufti, Muhammad, Sardar Ahmad ki dini khidmat, Roznama92 nioz, khasosi ishat 27 April2017
2. Rizvi,Muhammad Hasan Ali Imam Ahl-i-sunat Mohaddis-i-Azam, Faisalabad, Jamia Shaikh-ul-hadis, seen non, Safha 4
3. Sayyalvi,Bashir Ahmad, Naib Ala Hazrat,Faisalabad, Rizvi kutab khana, Seen non, Safha 10
4. Mahnama Nori kiran Barili1963 Safha 55
5. Mukhtasar taruf Markzi dar-ul-uloom Jamia Rizvia, Zamima Ishat 2011, Jamia Rizvia Faisalabad, Safha 12
6. Mahnama nori kiran Barili 1963, Safha 56
7. Mahnama nori kiran Barili 1963, Safha 56
8. Qadri, Jalal-al din ,Mohadis-i-Azam Pakistan , Safha 1/275
9. Ata-ul-rahman , Hafiz, Hayyat-i-mohaddis-i-azam, Safha 206

10. Mohaddis-i-Azam Pakistan Faisalabad, Mohaddis-i-Azam Foundation, Faisalabad, seen non Safha 12
11. Qadri, Jalal-al-din,Mohaddis-i-Azam Pakistan,2/220-221
12. Qadri, Jalal-al-din,Mohaddis-i-Azam Pakistan,2/27
13. Ata-ul-rahman , Hafiz, Hayyat-i-mohaddis-i-azam, Safha 375 -377
14. Rodad Majlis-i-shora Tanzim-al-islamia Pakistan Mahnama-al-saeed Multan, june1960 jild 2 shamara3
15. Fazal-i-Rasool Rizvi, Molana, Mohddis-i-Azam ky teen Nadir Hashiay Aor Rizvi tashrihat, Faisalabad Jamia Shaikh-al-hadis, Seen non Safha 2
16. Sharf Qadri Abdul hakim, tazkia Akabar Ahl-i-Sunnat, Lahore, Kutab khana iamam Ahmad Raza, Seen non Safha 151
17. Afzal Cotalvi, Molana , Naib-i-Ala Hazrat Safha 36
18. Roznama nai dunya Dihli 12 march 1963
19. Faiz Rasool,Qadri,Molana,, Muhammad, Sardar Ahmad Rizvi Roznama92 nioz, 14April 2018
20. Jami,Muhammad Ramzan, mufti, Muhammad, Sardar Ahmad ki dini khidmat, Roznama92 nioz, Khasosi Ishat, 27 April 2017
21. Amir Sultan Chishti, Ghulstan Aoliya, Faisalabad Chishti kutab khana,1986,Safha 89
22. Qadri, Jalal-al din ,Mohadis-i-Azam Pakistan , Safha 1/273
23. Mahnama nori kiran Barili 1963,(Mohadis-i-Azam Number) Safha 78
24. Qadri,Jalal-al-din Mohaddis-i-azam Pakistan, Safha 1/284
25. Mahnama nori kiran Barili 1963,(Mohadis-i-Azam Number) Safha 33
26. Qadri,Jalal-al-dinMohaddis-i-azam Pakistan, Safha 1/284
27. Aizan, Safha 1/290
28. Aizan,1/309
29. Aizan,1/321
30. Aizan,1/322
31. Ata-ul-rahman , Hafiz, Hayyat-i-mohaddis-i-azam, Safha 139-141
32. Mohaddis-i-Azam Pakistan Faisalabad, Mohaddis-i-Azam Foundation, Faisalabad, seen non Safha 10
33. Sayyalvi,Bashir Ahmad, Naib Ala Hazrat,Faisalabad, Rizvi kutab khana, Seen non, Safha 59-60.